سورة الغاشية

Chapter 88 — The overshadowing event

آیات 26

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِؕ‏ ﴿۱﴾

1-(اے نوعِ انسان) کیا تمہارے پاس یہ بات پہنچی ہے (کہ ایک دن ایسا آئے گا جب حالتِ قیامت) چھا جائے گی۔

وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ‏ ﴿۲﴾

2-اس دن (انسانوں کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک وہ ہو گا) جن کے چہرے اپنے انجام کے خوف سے (افسردہ و شرمسار ہوں گے)۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ‏ ﴿۳﴾

3-(وہ غلط راستے پر) عمل کرنے والے اور مشقتیں اٹھانے والے تھے (اور اس طرح ان کے کام اور مشقتیں گناہوں اور جرائم کا باعث بنتی رہیں)۔

تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ‏ ﴿۴﴾

4-(نتیجہ یہ نکلا کہ اس دن وہ ایسی جہنم میں) داخل ہو جائیں گے جس کی آگ کے شعلے تیزی سے بھڑک رہے ہوں گے۔

تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ‏ ﴿۵﴾

5-(اس جہنمی زندگی میں) انہیں کھولتے ہوئے چشمے سے (پانی) پلایا جائے گا۔

لَـيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ ۙ‏ ﴿۶﴾

6-(اور) ان کے لیے سوائے خاردار گھاس کے کوئی اور کھانا میسر نہ ہو گا۔

لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ ؕ‏ ﴿۷﴾

7-(یہ کانٹوں بھری گھاس) نہ ہی تو ایسی ہو گی (کہ کھانے والے کو) فربہ کر دے اور نہ ہی ایسی ہو گی کہ بھوک مٹا سکے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾

8-(لیکن ان کے برعکس جو دوسرے انسانوں کا گروہ ہوگا) ان کے چہرے اس دن بارونق اور تروتازہ ہوں گے۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾

9-(کیونکہ وہ زندگی کے درست راستے پر چل کر کام کرتے رہے اس لئے وہ آج) اپنی محنتوں سے مطمئن اور خوش ہوں گے۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾

10-(نتیجے کے طور پر وہ) عالی شان جنت میں (داخل کردیے جائیں گے)۔

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾

11-(یہ ایسی جنت ہوگی جس میں حسین گفتگو کے کلام ہوں گے۔ اور وہ) اس میں بے محترم و بے وقار باتیں نہیں سنیں گے۔

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾

وقف لازم

12-(اور یہ وہ جنت ہے جس میں (شیریں پانی کا) چشمہ ہوگا جو بہتا رہنے والا ہوگا۔

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

13-اور اس میں (سرفرازی کے لئے) بلند و بالا مسندیں ہوں گی۔

وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾

14-اور (جنتی مشروب پینے کے لئے حسین و جمیل) قرینے سے پیالے میسر آئیں گے۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾

15-اور غالیچے اور گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے۔

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾

16-اور نرم و نفیس قالین بچھے ہوں گے۔

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۫﴿۱۷﴾ وقفة

17-(مگر ان سچائیوں سے انکار کرنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا، حالانکہ جنت کی چیزوں کو تو ایک مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے، 13/35۔ جبکہ جو جنت میسر آئے گی وہ اس قدر ارفع و اعلیٰ ہوگی کہ انسانی عقل سے باہر ہے۔ اور اللہ

کے لئے کسی بھی قسم کی جنت کی تخلیق قطعئی طور پر مشکل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اپنی دنیا میں) کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے تخلیق کیے گئے۔

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾

18-اور (کیا نہیں دیکھتے) آسمان کی طرف کہ اسے کیسے بلند کیا گیا۔

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

19-اور (کیا نہیں دیکھتے) پہاڑوں کی طرف کہ وہ کس طرح مستحکم طور پر کھڑے کر دیے گئے (حالانکہ زمین اپنے مدار میں تیزی سے تیر رہی ہے اور وہ اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں)۔

وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

20-اور (کیا نہیں دیکھتے) زمین کی طرف کہ کیسے بچھائی گئی؟

فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾

21-پھر (یہ بات کہ کون ان حقائق پر غور کرتا ہے اور کون غور نہیں کرتا، اس کی پروا کیے بغیر، اے رسولؐ!) تم ان کے سامنے (قران کی) آگاہی پیش کرتے رہو۔ اس لئے کہ تمہارا (منصب) اس آگاہی کو پیش کرتے رہنا ہے۔

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾

22-(اور ان سے یہ قرآن زبردستی منوانا نہیں ہے، کیونکہ) تم ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجے گئے ہو۔

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾

23-البتہ وہ شخص جو (قرآن کی صداقتوں سے) منہ موڑ لے گا اور انہیں تسلیم کرنے سے انکار کر دے گا،

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾

24-تو پھر اللہ اسے عذاب دے گا، ایسا عذاب جو سب سے بڑا ہوگا۔

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾

25-(انکار کر دینے کے بعد یہ گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ کیونکہ) یہ ایک حقیقت ہے کہ انہیں لوٹ کر ہماری ہی طرف آنا ہے (یہ کسی دوسری طرف جا ہی نہیں سکتے)۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

26-پھر بلاشبہ ان کا حساب لینے کی (ذمہ داری) ہم پر ہے (اور ایسا ہو کر رہے گا)۔

ع 1 26 13 النصف